بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَاءُھَا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ

احکامِ عیدُ الاَضحیٰ

زیر سرپرستی

حضرت مولانا محمد سعیدی حفظہ اللہ

ناظم ومتولی مظاہر علوم (وقف) سہارنپور

شائع کردہ

شعبہ نشر واشاعت مظاہر علوم (وقف) سہارنپور یوپی (انڈیا)

MADRASA MAZAHIR ULOOM (WAQF)

SAHARANPUR-247001,(U.P.)INDIA

Ph. 0132-2653018,9557424474

ذی الحجہ کے عشرۂ اول کے فضائل

قرآن مجید کی سورۂ والفجر میں اللہ تعالیٰ نے دس راتوں کی قسم کھائی ہے، وہ راتیں جمہور کے قول کی بناء پر یہی عشرۂ اول ذی الحجہ کی راتیں ہیں، حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کیلئے عشرہ ذی الحجہ سے بہتر کوئی زمانہ نہیں ان میں ایک دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر اور ایک رات میں عبادت کرنا شب قدر کی عبادت کے برابر ہے۔ اس عشرہ میں نویں تاریخ یعنی عرفہ کا دن اور عرفہ اور عید کی درمیانی رات خاص فضیلت رکھتے ہیں، عرفہ یعنی نویں ذی الحجہ کا روزہ رکھنا گذشتہ ایک سال اور آئندہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے اور عید کی رات میں بیدار رہ کر عبادت میں مشغول رہنا بڑی فضیلت اور ثواب کا موجب ہے۔

مسنونات عید الاضحیٰ

(۱) شرع کے موافق اپنی آرائش کرنا (۲) غسل کرنا (۳) مسواک کرنا (۴) خوشبو لگانا (۵) صبح کے وقت سویرے اٹھنا (۶) عیدگاہ بہت سویرے جانا (۷) عیدگاہ جانے سے پہلے کچھ نہ کھانا (۸) نماز عیدگاہ میں جاکر پڑھنا بشرطیکہ کوئی عذر نہ ہو (۹) ایک راستہ سے جاکر دوسرے سے واپس آنا (۱۰) پیادہ پا جانا (۱۱) راستہ میں اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْد بلند آواز سے پڑھنا (۱۲) عیدگاہ سے واپسی کے بعد اور کچھ کھانے سے پہلے اپنی قربانی سے گوشت کھانا۔

تکبیرات تشریق

(۱) نویں تاریخ کی صبح سے تیرھویں تاریخ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْد بلند آواز سے کہنا واجب ہے۔ عید کی نماز کے بعد بھی ایک مرتبہ پڑھی جائے (۲) تکبیر نماز سے متصل کہے۔ اگر سلام پھیر کر بات کرلی یا مسجد سے نکل گیا یا زور سے ہنس پڑا یا وضو توڑ دیا تو تکبیر ساقط ہو جائے گی (۳) مسافر و مقیم، شہر اور گاؤں میں رہنے والے مقتدی اور تنہا نماز پڑھنے والے اور عورت سب پر تکبیر واجب ہے البتہ عورت آہستہ کہے (۴) جس کی ایک رکعت یا زائد جاتی رہی ہے وہ بھی اپنی نماز سے فارغ ہونے کے بعد بلند آواز سے تکبیر کہے (۵) اگر امام تکبیر کہنا بھول جائے تو مقتدی تکبیر نہ چھوڑیں زور سے پڑھے تاکہ امام وغیرہ کو بھی یاد آجائے اور وہ بھی پڑھ لیں۔

(نوٹ) تکبیر تشریق کا (جو اوپر مذکور ہے) متوسط بلند آواز سے کہنا ضروری ہے، بہت سے لوگ اس میں غفلت کرتے ہیں پڑھتے ہی نہیں یا آہستہ پڑھ لیتے ہیں اس کی اصلاح ضروری ہے۔

عید کی نماز:۔ (۱) ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو دو رکعت نماز بطور شکر یہ پڑھنا واجب ہے (۲) عید کی نماز کا وقت سورج کے ایک نیزہ بلند ہونے کے بعد سے زوال آفتاب تک ہے (۳) عید الاضحیٰ کی نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ اول اس طرح نیت کرے کہ دو رکعت نماز واجب عید الاضحیٰ کی چھ واجب تکبیروں کے ساتھ پڑھتا ہوں، اس نیت کے ساتھ تکبیر کہہ کر ہاتھ باندھ لیں اور **سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ** پڑھ کر تین مرتبہ اللہ اکبر کہے اور ہر مرتبہ مثل تکبیر تحریمہ دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور دو تکبیروں تک ہاتھ چھوڑتا رہے اور ہر تکبیر کے بعد امام اتنی دیر توقف کرے کہ سب لوگ تکبیر کہہ سکیں اور تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ نہ چھوڑے بلکہ باندھ لے اور پھر حسب دستور امام قرأت کرے گا اور مقتدی خاموش رہیں گے پھر امام کے ساتھ مقتدی بھی رکوع اور سجدہ کریں گے پھر دوسری رکعت میں امام الحمد اور سورۃ پڑھ کر رکوع میں جانے سے پہلے تین تکبیریں کہے گا، مقتدی بھی پہلے کی طرح تین تکبیریں کہے اور تینوں تکبیروں میں ہاتھ اٹھا کر چھوڑتا رہے اور بلا ہاتھ اٹھائے چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے (۴) عید کا خطبہ پڑھنا مثل جمعہ کے شرط و فرض نہیں ہے بلکہ سنت ہے مگر سننا جمعہ کے خطبہ کے مثل واجب ہے (۵) اگر کسی کو عید کی نماز نہ ملی ہو سب پڑھ چکے ہوں تو تنہا نہیں پڑھ سکتا (۶) اگر کسی کی ایک رکعت نماز عید چلی جائے تو جب اس کو ادا کرنے لگے تو پہلے قرأت کرے اس کے بعد تکبیریں کہے (۷) اگر کوئی شخص نماز عید میں ایسے وقت میں شریک ہوا کہ امام تکبیروں سے فارغ ہو چکا ہو تو فوراً نیت باندھنے کے بعد تکبیر کہہ لے ورنہ حالت رکوع میں بجائے تسبیح کے بلا ہاتھ اٹھائے تکبیریں کہہ لے اگر تکبیروں سے ابھی فراغت نہیں ہوئی تھی کہ امام نے سر اٹھا لیا تو یہ بھی کھڑا ہو جائے اور جس قدر تکبیریں رہ گئی ہیں وہ معاف ہیں۔

قربانی کی شرعی نوعیت

قربانی ایک اہم عبادت اور شعائر اسلام میں سے ہے زمانہ جاہلیت میں بھی اس کو عبادت سمجھا جاتا تھا مگر بتوں وغیرہ کے نام پر قربانی کرتے تھے، سورہ کوثر میں اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ جس طرح نماز اللہ کے سوا کسی کی نہیں ہوسکتی، قربانی بھی اسی کے نام پر ہونی چاہیے **فَصَلِّ**

لِـرَبِّکَ وَانْـحَرْ کا یہی مفہوم ہے ایک دوسری آیت میں اسی مفہوم کو دوسرے عنوان سے اس طرح بیان فرمایا گیا ہے اِنَّ صَلاتِی وَنُسُکِی وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِی لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۔

فضائل قربانی

(۱) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضرت رسول اکرم ﷺ کی خدمت بابرکت میں عرض کیا کہ قربانی کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے باپ حضرت ابراہیمؑ کی سنت ہے، صحابہ نے عرض کیا کہ ہمارے لئے اس میں کیا (اجروثواب) ہے ارشاد فرمایا کہ ہر ہر بال کے عوض ایک نیکی ملتی ہے۔

(۲) حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بنی آدم کا کوئی عمل بقرعید کے دن خدا تعالیٰ کو (قربانی کا خون) بہانے سے زیادہ محبوب نہیں اور (قربانی کا) خون زمین پر گرنے سے پیشتر ہی جناب الٰہی میں قبول ہو جاتا ہے پس اس (قربانی) سے اپنا دل خوش کرو۔

(۳) حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے محض ثواب کی نیت سے قربانی کی تو وہ اس کے لئے (دوزخ) کی آگ سے آڑ بن جائے گی۔

مسائل قربانی

قربانی کس پر واجب ہوتی ہے :۔قربانی کرنا ایسے شخص پر واجب ہے جو مسلمان اور مقیم ہو یعنی مسافر شرعی نہ ہو اور ضرورت اصلیہ کے علاوہ بقدر نصاب مال کا مالک ہو خواہ مال نقد ہو یا اسباب اور اس پر سال گذرنا یا تجارتی ہونا شرط نہیں بلکہ آخر ایام قربانی میں کسی صورت سے اگر مال کا مالک ہو جائے تب بھی قربانی واجب ہے اسی طرح اگر بارھویں ذی الحجہ کو سورج ڈوبنے سے پیشتر مسلمان ہو جائے یا مسافر شرعی مقیم ہو جائے اور بقدر نصاب مال کا مالک ہو جائے تو قربانی واجب ہے۔

تنبیہ: ۔جس شخص پر قربانی واجب ہے اس کو ایام قربانی میں قربانی کرنا ہی واجب ہوگا قربانی کی رقم کو کسی اور مصرف خیر میں خرچ کرنا اور اس کو قربانی کا بدل سمجھنا جائز نہیں ہے۔

ضرورت اصلیہ اور نصاب کی تشریح

وہ ضرورت جو جان یا آبرو سے متعلق ہو یعنی اس کے پورا نہ ہونے سے جان یا آبرو جانے کا خوف ہو مثلاً کھانا پینا، کپڑے، رہنے کا مکان، پیشہ ور کو اس کے پیشہ کے اوزار باقی بڑی بڑی

دیگیں، بڑے بڑے شامیانے اورفرش اسباب ضروریہ میں داخل نہیں ہیں۔

نصاب :۔مال کی وہ خاص خاص مقداریں جن پر شریعت نے زکوۃ فرض کی ہے مثلاً چاندی کا نصاب دوسو(۲۰۰) درہم ہے جس کے ساڑھے باون تولہ(۶۱۲ گرام ۳۵ ملی گرام) ہوتے ہیں اورسونے کانصاب بیس مثقال ہے جس کے ساڑھے سات تولہ(۸۷گرام ۴۷۹ملی گرام) ہوتے ہیں۔

قربانی کی نیت :۔قربانی کی نیت صرف دل سے کرنا کافی ہے زبان سے کہنا ضروری نہیں البتہ ذبح کے وقت بِسۡمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکۡبَر کہنا ضروری ہے۔

قربانی کے ایام اوروقت

(۱) قربانی صرف تین دن کے ساتھ مخصوص ہے(۲) دسویں تاریخ سے لے کر ۱۲؍تاریخ کے غروب آفتاب تک قربانی کا وقت ہے لیکن قربانی کرنے کا سب سے بہتر دن دسویں تاریخ ہے پھر گیارھویں پھر بارھویں۔(۳) شہراور قصبہ کے رہنے والے کوعید کی نماز سے پیشتر قربانی کرنا درست نہیں لیکن جس شہرمیں کئی جگہ عید کی نماز ہوتی ہو تو شہر میں کسی جگہ بھی نماز عید ہوجانے پر پورے شہر میں قربانی جائز ہوجاتی ہے البتہ اگرکوئی گاؤں میں رہتا ہوتو وہاں صبح صادق کے بعد بھی قربانی کرنا درست ہے لیکن مستحب سورج نکلنے کے بعد ہے(۴) بارھویں تاریخ کوسورج ڈوبنے سے پہلے قربانی کرنا درست ہے جب سورج ڈوب گیا تب قربانی درست نہیں (۵) قربانی دسویں ذی الحجہ سے بارھویں ذی الحجہ تک جب جی چاہے کرے رات کو یادن کوالبتہ رات کو بہتر نہیں۔

قربانی کے جانور کے شرائط اوراوصاف

(۱) شرعاً بھیڑ، بکری، بکرا، دنبہ، گائے، بیل، بھینس، بھینسا، اونٹ، اونٹنی کی قربانی درست ہے اورکسی جانورکی قربانی درست نہیں (لیکن قانوناً گائے اوراس کی نسل کا ذبیحہ بند ہے(۲) بکرا، بکری سال بھر سے کم کی درست نہیں جب پورے سال بھر کی ہوچکے تب قربانی درست ہے اوراونٹ پانچ برس سے کم کادرست نہیں البتہ بھیڑ، یادنبہ اتناموٹا تازہ ہوکہ سال بھر کامعلوم ہواورسال بھروالے بھیڑ اوردنبوں میں اگر چھوڑ دیا جائے توکچھ فرق نہ معلوم ہوتوایسے چھ ماہ کے بھیڑ اوردنبے بھی درست ہیں (۳) بھیڑ، بکری اوردنبہ کے علاوہ بقیہ جانوروں میں اگرسات آدمی شریک ہوکرقربانی کریں تو یہ بھی

درست ہے لیکن شرط یہ ہے کہ کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہ ہو اور سب کی نیت قربت کی ہو اگر کسی شخص کی نیت فقط گوشت کی ہوگی یا کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم ہوگا تو کسی کی بھی قربانی درست نہ ہوگی (۴) قربانی کے لئے کسی نے جانور اس نیت سے خرید کیا کہ اگر کوئی اور مل گیا تو اسے بھی شریک کرلیں گے، خریداری کے بعد کچھ اور لوگ شریک ہوگئے تو درست ہے اور اگر خریدنے کے وقت یہ نیت نہ تھی بلکہ اپنی ہی طرف سے پورا جانور قربانی کرنے کی نیت تھی تو اگر خریدنے والے پر قربانی واجب تھی اس کیلئے دوسرے کو شریک کرنا جائز ہے مگر بہتر نہیں اور اگر خریدنے والے پر قربانی واجب نہ تھی تو اس کیلئے دوسرے کو شریک کرنا جائز نہیں (۵) جس شخص پر قربانی واجب تھی اگر اس نے قربانی کا جانور خرید کیا پھر وہ غائب ہوگیا یا چوری ہوگیا یا مرگیا تو اس کی جگہ دوسری قربانی کرنا واجب ہے اور اس کی قربانی کے بعد پہلا جانور مل جائے تو بہتر یہ ہے کہ اس کی بھی قربانی کردے لیکن اس پر اس کی قربانی کرنا واجب نہیں اگر اس شخص پر پہلے سے قربانی واجب نہ تھی، نفلی طور پر اس نے قربانی کا جانور خرید لیا تھا پھر وہ مرگیا یا غائب ہوگیا تو اس کے ذمہ دوسری قربانی واجب نہیں ہاں اگر گم شدہ جانور قربانی کے دنوں میں مل جائے تو اس کی قربانی کرنا واجب ہے اور ایام قربانی کے بعد ملے تو اس جانور یا اس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔

وہ عیب جن کی وجہ سے قربانی جائز نہیں

(۱) وہ بکری جو باولی ہوکر گھومنے لگے اور دوسری بکریوں کے ساتھ رہنا اور چرنا چھوڑ دے (۲) وہ بکری جو خارش کی وجہ سے اس قدر دبلی ہوگئی ہو کہ اس کی ہڈیوں میں مغز نہ رہا ہو (۳) اندھا ہونا، کانا ہونا، اس درجہ دبلا ہونا کہ ہڈیوں میں مغز نہ رہا ہو ایسی بیماری ہونا کہ مرض بالکل ظاہر ہو (۴) تہائی سے زیادہ حصہ کان یا دم کٹا ہوا ہونا یا آنکھ کی تہائی سے زائد روشنی جاتی رہی ہو (۵) جس جانور کے بالکل دانت نہ ہوں یا جس کے اکثر دانت ٹوٹ گئے ہوں (۶) جس کے پیدائش کے وقت سے کان ہی نہ ہوں لیکن اگر چھوٹے چھوٹے ہوں تو جائز ہے (۷) جس کے تھن کسی مرض کی وجہ سے مرگئے ہوں، بکری کا ایک تھن اور گائے اور اونٹنی کے دو تھن تمام کے حکم میں ہیں (۸) زبان کا اس درجہ کٹا ہوا ہونا کہ چرنے اور کھانے سے مانع ہو (۹) سینگ بالکل جڑ سے ٹوٹ گئے ہوں البتہ اگر جڑ سے نہ ٹوٹے ہوں یا پیدائشی نہ ہوں تو جائز ہے (۱۰) لنگڑا پن اس درجہ ہو کہ فقط تین پاؤں سے

چلتا ہو چوتھا پاؤں رکھا ہی نہ جاتا ہو یا چوتھے سے چل ہی نہ سکتا ہو (۱۱) خنثیٰ ہونا۔ (۱۲) اگر کوئی جانور صحیح سالم خریدا تھا پھر اس میں کوئی عیب مانع قربانی پیدا ہو گیا تو جس پر قربانی واجب تھی اس کو دوسرا جانور خرید کر قربانی کرنا ضروری ہے اور جن پر قربانی واجب نہ تھی اس کو وہی کافی ہے (۱۳) اگر کوئی عیب ذبح کرنے کے وقت تڑپنے سے پیدا ہو تو اس کی قربانی درست ہے۔

مستحبات قربانی :۔ (۱) قربانی کے جانور کا موٹا اور خوبصورت ہونا (۲) چھری کا تیز ہونا (۳) ذبح کرنے کے بعد ٹھنڈا ہونے تک کھال نہ اُتارنا (۴) اگر ذبح کرنا جانتا ہو تو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا اور اگر اچھی طرح ذبح کرنا نہ جانتا ہو تو دوسرے کے ذبح کرنے کے وقت خود موجود رہنا۔ (۵) ذبح کے وقت یہ دعا پڑھنا، اِنّی وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفاً وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلوٰتِی وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِی لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ. لَاشَرِیْکَ لَهٗ وَبِذَالِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ .اَللّٰهُمَّ مِنْکَ وَ لَکَ۔ (۶) ذبح کرنے کے بعد یہ دعاء پڑھنا، اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهُ مِنِّی کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّخَلِیْلِکَ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِمَا الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامِ. (۷) ذبح کرنے کے وقت سختی نہ کرنا (۸) رسی وغیرہ خیرات کر دینا۔

قربانی کا گوشت :۔ (۱) جس جانور میں کئی حصہ دار ہوں تو گوشت خوب اچھی طرح وزن کر کے تقسیم کیا جائے، اندازے سے تقسیم نہ کریں کیونکہ اگر کوئی حصہ کم یا زیادہ رہ جائے گا تو سود ہو جائیگا جو سخت ترین گناہ ہے البتہ اگر گوشت کے ساتھ کلہ پائے شریک کریں تو جس طرف کلہ پائے ہوں تو اس طرف گوشت کا کم ہونا درست ہے۔ (۲) قربانی کا سارا گوشت خود بھی استعمال کر سکتا ہے لیکن افضل یہ ہے کہ گوشت تین حصے کر کے ایک حصہ اپنے اہل وعیال کے لئے رکھے ایک حصہ احباب واعزہ میں اور ایک حصہ فقراء ومساکین میں تقسیم کرے۔ (۳) قربانی کا گوشت فروخت کرنا حرام ہے۔ (۴) ذبح کرنے والے کی اجرت میں گوشت یا کھال دینا جائز نہیں (۵) قربانی کا گوشت کافر کو دینا جائز ہے بشرطیکہ اجرت میں نہ دیا جائے۔

قربانی کی کھال :۔ (۱) بہتر یہ ہے کہ قربانی کے جانور کی کھال خیرات کی جائے (۲) قربانی کے جانور کی کھال کو اپنے استعمال میں لانا مثلاً ڈول یا مصلّٰی وغیرہ بنوالینا یا کسی کو ہدیۃً

دینا جائز ہے (۳) قربانی کرنے والے نے اگر کھال کو فروخت کر دیا تو اس کی قیمت اپنے خرچ میں لانا جائز نہیں بلکہ صدقہ کرنا واجب ہے (۴) قربانی کی کھال یا اسکی قیمت قصائی کی اجرت میں دینا جائز نہیں ہے اسی طرح امام اور مؤذن کی خدمت مسجد کی اجرت میں دینا یا کسی ملازم کی تنخواہ میں دینا جائز نہیں (۵) قربانی کی کھالوں کا فقراء اور مساکین پر خیرات کرنا بہتر ہے۔ اسی ذیل میں مدارس اسلامیہ عربیہ کے غریب اور نادار طلبہ بھی ان کھالوں کا بہترین مصرف ہیں کہ اس میں صدقہ کا ثواب بھی ہے اور احیاء علم دین کی خدمت بھی مگر مدرسین وملازمین کی تنخواہ میں دینا جائز نہیں۔

ضروری گزارش

مظاہر علوم (وقف) سہارنپور کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے، دنیا کے مختلف خطوں اور علاقوں میں اس کے فضلاء وفارغین، دینی، تعلیمی اور دعوتی خدمات میں مصروف ہیں۔

عیدالاضحیٰ کے مبارک موقع پر مظاہر علوم (وقف) سہارنپور کو فراموش نہ فرمائیں، اپنے اور احباب ومتعلقین کی طرف سے مدرسہ میں قربانی کرائیں اور قربانی کی کھال یا قیمت مدرسہ میں روانہ فرما کر اجر عظیم حاصل فرمائیں ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔

(حضرت مولانا) محمد سعیدی عفا اللہ عنہ

ناظم ومتولی مظاہر علوم (وقف) سہارنپور

(MAULANA) MOHAMMAD. SAEEDI

NAZIM & MUTAWALLI

MADRASA MAZAHIR ULOOM (WAQF)

SAHARANPUR-247001,(U.P.)INDIA, Ph. 0132-2653018

Bank Accounts

MAZAHIR ULOOM (WAQF) SAHARANPUR

ICICI BANK A/C 019101001261	IFSC CODE	ICIC0000191
UBI A/C 4093010100,23072	IFSC CODE	UBIN0540935
HDFC A/C 50200040969086	IFSC CODE	HDFC0002067